ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم

عشق

خلوتِ جاں میں بے حجاب ہے تو
حرمِ دل میں بے نقاب ہے تو

کرے خورشید جس سے کسبِ ضیا
زندگی کا وہ آفتاب ہے تو

تیرے ہوتے حساب کا کیا خوف
مصدرِ لطفِ بے حساب ہے تو

تجھ سے ہے دہر میں ہم آہنگی
جمعِ اضداد کی کتاب ہے تو

تابش و حسن و گوہر و شبنم
ماہ و انجم کی آب و تاب ہے تو

سازِ دل کے لیے ہے تو مضراب
زخمۂ پردۂ رباب ہے تو

حسن تیرا جواب ہو شاید
ورنہ فطرت میں لاجواب ہے تو

جس کی مستی میں کچھ خمار نہیں
خمِ یزداں کی وہ شراب ہے تو

نہ میں ساکن ہے تو مثالِ گہر
سطح پر موجِ اضطراب ہے تو